Lesson 3: At-Tawbah (Ayaat 29- 37): Day 10 سُوْرَۃُ التَّوبَۃ کی تفسیر

سبق کا خلاصہ ،غلبۂ حق۔ ہم دیکھیں گے کی اللہ اپنے دین کو کیسے حق ثابت کرتا ہے اور غلبہ و فتح عطا فرماتا ہے۔ اور جب علما اور دینی طبقے میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں تو کیا سزائیں ہیں۔

آج ہم دین کا تحفظ کیسے کر سکتے ہیں؟

غیر مسلموں کے حقوق۔ اپنی مرضی سے مہینوں کو آگے پیچھے کرنا۔

اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہماری کوشش کو قبول فرمالے۔ آمین

اللہ کے نبیؐ نے دین کی تبلیغ ہر طرح کے لوگوں کے سامنے کی تھی۔ ان میں مشرکینِ مکہ تھے پھر مدینہ آئے تو وہاں بھی دین اسلام پیش کیا لیکن اب اگر لوگ نہ مانیں اور دین کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کریں تو پھر کیا کریں؟ ساری حجتیں تمام ہونے کے بعد بھی لوگ اللہ کا دین قبول نہ کریں تو پھر آگے مسلمانوں کو حکم دیا جا رہا ہے۔

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾

جنگ کرو اہل کتاب میں سے اُن لوگوں کے خلاف جو اللہ اور روز آخر پر ایمان نہیں لاتے اور جو کچھ اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے اسے حرام نہیں کرتے اور دین حق کو اپنا دین نہیں بناتے (ان سے لڑو) یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اور چھوٹے بن کر رہیں ﴿۲۹﴾

یعنی ان کے ساتھ جنگ کرو اور اگر وہ غیر مسلم بن کر رہنا چاہتے ہیں تو تابع بن کر رہیں اور جزیہ دیں۔

جب کوئی نبی اللہ کا دین لے کر آتا ہے، وہ تبلیغ کرتا ہے اگر لوگ نہیں مانتے تو پھر نیک لوگوں کو وہاں سے نکال کر باقی سب پر عذاب بھیج دیا جاتا تھا۔ اللہ کے نبیؐ کیونکہ آخری نبیؐ تھے اس لئے ساری قوم پر عذاب نہیں بھیجا گیا۔ بلکہ لوگوں کو مہلت دی گئی۔ اب یا تو لوگ اسلام قبول کر لیں یا مکہ چھوڑ کر چلے جائیں یا جزیہ دے کر اسلامی حکومت کے تابع بن کر رہیں۔

اب اگر وہ پھر بھی نہ مانیں تو ان کے ساتھ جہاد کرو۔ یہود کی تین بڑی خرابیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ پہلی بات عملی طور پر یہود اللہ اور آخرت کو نہیں مانتے۔ دوسرا حلال اور حرام اپنی مرضی سے کرتے ہیں۔ (آج ہم میں سے کتنے لوگ سود لیتے اور دیتے ہیں؟) تیسری بات کہ یہود و نصاریٰ نے مصری اور یونانی لوگوں سے متاثر ہو کر اپنے دین میں تبدیلیاں کر لی ہیں۔

(آج ہم نے اپنے دین کو کیسا بنالیا ہے؟) کیا قرآن کو صرف تعویذ کی کتاب بنالیا ہے؟

یہ آیت غزوۂ تبوک کی تیاری کے لئے بھی ہے۔ وہ اہلِ کتاب جو اللہ کے حقوق نہ ادا کریں اُن سے جنگ جائز ہے۔ اللہ جعلی ایمان قبول نہیں کرتا۔

ان اہل کتاب سے جو اللہ تعالیٰ کے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قیامت کے منکر ہیں جو کسی نبی کے صحیح معنی میں اور پورے متبع نہیں بلکہ اپنی خواہشوں کے اور اپنے بڑوں کی تقلید کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اگر انہیں اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی شریعت پر پورا ایمان ہوتا تو وہ ہمارے اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ضرور ایمان لاتے۔ ان کی بشارت تو ہر نبی دیتا رہا ان کی اتباع کا حکم ہر نبی نے دیا لیکن باوجود اس کے وہ اس اشرف الرُسل صلی اللہ علیہ وسلم کے انکاری ہیں پس اگلے نبیوں کے شرع سے بھی دراصل انہیں کوئی سروکار بھی نہیں اسی وجہ سے ان نبیوں کا زبانی اقرار

ان کے لیے بے سود ہے کیونکہ یہ سید الانبیاء افضل الرسل خاتم النبین اکمل المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے کفر کرتے ہیں اس لیے ان سے بھی جہاد کرو۔

يُعْطُوا: ع ط ء، اللہ کی عطا، تحفہ، لفظ عطیہ بھی اسی سے ہے۔

جزیہ۔ ٹیکس، رقم ادا کریں۔ اگر انہیں حرم کی حدود میں رہنا ہے تو جزیہ عطا کریں۔

اسلامی حکومت میں ٹیکس نہیں ہوتے۔ سوشل ویلفئیر کے کام چلانے کے لئے زکوٰۃ کی رقم اکٹھی کی جاتی ہے۔ مالِ غنیمت سے مدد، مالِ فے، ملکی خزانے (مال کانیں وغیرہ)

جس ملک میں عملی اسلام آئے گا وہ ملک غریب نہیں ہو گا۔ اسلام کا معاشی سسٹم بہترین ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم عمل نہیں کرتے۔ غیر مسلم کیونکہ زکوٰۃ نہیں دیتے تو وہ جزیہ دیتے ہیں۔ (صرف بالغ اور کمانے والے یہ ادا کرتے ہیں۔ (عورتوں، بوڑھوں اور بچوں سے جزیہ نہیں لیا جاتا)۔

یہ اس لئے ادا کرنے کا حکم ہے کیونکہ اسلامی حکومت اُن غیر مسلموں کو تحفظ دیتی ہے۔ سب سے پہلے یہ نوشیرواں کے زمانے سے شروع ہوُا۔ وفد نجران سے بھی طلب کیا گیا۔ صرف چار درہم زیادہ کمانے والوں سے، 2 درہم درمیانے طبقے سے اور ایک درہم غریب طبقے سے۔

اسلام لوگوں کے حقوق ادا کرنے والا بہترین دین ہے۔

تابع ہو کر اس لئے رہیں کہ کھلم کھلا اپنے دین اور کلچر کو پروموٹ نہ کریں۔

اس آیت میں مسلم ملکوں میں رہتے ہوئے غیر مسلموں کے حقوق و قیود کی وضاحت ہوتی ہے۔

جب مسلم غالب ہوتے ہیں تو غیر مسلم مسلمانوں کو لیڈر کی حیثیت سے دیکھیں۔

اللہ کے نبیؐ نے اپنی زندگی میں مسلمانوں کو فتح کی خوشخبریاں دے دی تھیں۔

آج ہم نے اسلام کے غلبے کو خود ہی دُور کر دیا ہے۔

آج اگر ہم اچھے اسلام کو پیش کریں تو دوسرے لوگ کتنا متاثر ہونگے۔ آج اگر ہم بہترین خاندانی نظام دکھائیں تو غیر مسلم ضرور متاثر ہونگے۔

ان سے جہاد کی یہ پہلی آیت ہے اس وقت تک آس پاس کے مشرکین سے جنگ ہو چکی تھی ان میں سے اکثر توحید کے جھنڈے تلے آچکے تھے جزیرۃ العرب میں اسلام نے جگہ کرلی تھی اب یہود و نصاریٰ کی خبر لینے اور انہیں راہ حق دکھانے کا حکم ہوا۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٣٠﴾

یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے، اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ بے حقیقت باتیں ہیں جو وہ اپنی زبانوں سے نکالتے ہیں اُن لوگوں کی دیکھا دیکھی جو ان سے پہلے کفر میں مبتلا ہوئے تھے خدا کی مار اِن پر، یہ کہاں سے دھوکہ کھا رہے ہیں ﴿٣٠﴾

یہود و نصاریٰ مشرکین کی دیکھا دیکھی شرک کرنے لگے تھے۔ عزیرؑ کو اللہ تعالیٰ نے لمبے عرصے کے لئے سلا دیا تھا۔ سو سال بعد جب وہ نیند سے اُٹھے تو تورات کو دوبارہ اپنے ہاتھ سے لکھا۔ اس لئے یہود کا ایک خاص طبقہ عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں۔

ان آیتوں میں بھی اللہ تعالیٰ مومنوں کو مشرکوں، کافروں سے یہودیوں، نصرانیوں سے جہاد کرنے کی رغبت دلاتا ہے۔ فرماتا ہے دیکھو وہ اللہ کی شان میں کیسی گستاخیاں کرتے ہیں؟ یہود عزیر کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا بتلاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے پاک اور برتر و بلند ہے کہ اس کی اولاد ہو۔

يُضَاهِئُونَ: ض ھ ء۔ ہم شکل آدمی۔ مثل، مانند۔

مشرکین بھی دیوی اور دیوتاؤں کو اللہ کے بیٹے یا بیٹیاں کہتے یا فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے۔

قدیم یونانی مذہب میں بھی اسی طرح کے شرکیہ عقائد تھے۔

ایک قدیم مذہب متھرا ازم تھا۔ مصری لوگ پہلے ہی تثلیث کے قائل تھے۔ جس میں وہ خداوند، بیوی اور بیٹے کو خدا کہتے تھے۔ جب سینٹ پال نے عیسائیت کی تبلیغ شروع کی تو تثلیث کا عقیدہ اختیار کر لیا۔ تاکہ دوسرے لوگوں سے گھل مل کر رہیں۔ یہ سب پچھلے مذاہب کی نقالی میں کیا۔

آج بھی جب مسلمان دوسروں سے متاثر ہوتے ہیں تو اپنے مذہب میں رنگینی یا مماثلت پیدا کرنے کے شوق میں شرکیہ عقائد اختیار کر لیتے ہیں۔

عزیرؑ کا دَور کونسا تھا؟

450ق م،(عیسیٰؑ سے پہلے)

یہود میں یہ عقیدہ کیسے اور کب وجود میں آیا؟ یہودی قوم اپنی شرارت کی وجہ سے ہمیشہ ذلت اور پریشانیوں کا شکار رہی. ایک دور ایسا بھی آیا کہ اس دور میں تورات کو بھی جلا دیا گیا تھا تب حضرت عزیر نے اللہ کے حکم سے دوبارہ تورات لکھی جب یہ لوگ جنگ سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اپنے چھپائے ہوئے نسخوں سے اس کو ملایا جو حضرت عزیر نے لکھا تھا تب اس کو ہو بہو پا کر ان کی عزت کرنے لگے اور ان کو شریعت موسوی کا نائب اور ایک بہت بڑے عالم کا درجہ دینے لگے اور بعض نے ان کو خدا کا بیٹا تک بنا ڈالا۔ بعد میں یہ شرک ان میں پھیلتا گیا، یہاں تک کہ بعد کے نبیوں نے آکر اصلاح کی اور یہ لوگ محدود ہوتے گئے۔ اس آیت کے شان نزول میں ایک جگہ پڑھا تھا حضرت عباسؓ غالباً فرماتے ہیں کہ ایک دن یہود کے کچھ سردار اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا کہ ہم آپ پر کیسے ایمان لائیں جب کہ آپ عزیر کو اللہ کا بیٹا بھی نہیں مانتے تب یہ آیات نازل ہوئیں.۔۔۔ جس طرح عیسائیت میں کیتھولک اور پروٹیسٹنٹ کی تقسیم ہوئی، کیتھولک اکثریت میں رہے، اس طرح یہود میں

ایک زمانہ ایسے یہود کی اکثریت کا بھی رہا ہے، قرآن نے اسی اکثریت کے عقیدے کی خبر تھی جو عیسائیوں میں کیتھولک کو بھی حاصل تھی۔

یہی شخصیت پرستی ہے۔

یہود کا یہ عمل شرک فی الذات ہے۔ عیسیٰؑ کے ماننے والوں نے بھی یہی شرک کیا۔ وہ اپنے نبیوں کی خوبیوں کو دیکھ کر جو اللہ نے اُن کو عطا کی تھیں، کی وجہ سے شرک کرنے لگے۔

یاد رکھیں ایسا بگاڑ ایک دم نہیں آتا، آہستہ آہستہ لوگ نیک لوگوں کو اُن کے مقام سے زیادہ درجہ دے کر شرک کرنے لگتے ہیں۔

شروع میں لوگ مشرکوں کو سمجھاتے ہیں پھر اُن سے میل جول شروع کرتے ہیں۔ جب مشرک اُن کی بات نہیں مانتے تو تھوڑا تھوڑا اُن کی طرح بننے لگتے ہیں۔ اور پھر اُن کی رسومات کی نقل کرنے لگتے ہیں۔ یہیں سے شرک شروع ہو جاتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ۔۔ سورۃ المائدہ آیت 51 سے بھی یہی سبق ملتا ہے کہ جتنا یہود و نصاریٰ کے قریبی دوست بنو گے اُتنا ہی دین خطرے میں پڑ جائے گا۔

ہمارا اپنا ایک کلچر ہے، ہم اپنے دین پر مضبوطی سے عمل کریںگے تو کوئی سوراخ نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر مضبوط سے مضبوط قلعے میں بھی ایک سوراخ ہو جائے گا تو دشمن کے لئے راستہ کھل جاتا ہے۔ اسی لئے

اگر شریعت کی ظاہری صورت پر عمل نہیں کریںگے تو گویا قلعے کی دیوار ٹوٹ گئی۔ عبادات تو فرض ہیں ہی ہمیں اپنے قول و فعل سے، عمل سے بھی مسلمان نظر آنا چاہیئے۔

مثال جیسے ہمارے جسم کی Cell Wall ٹوٹ جائے تو جراثیم کے لئے دروازہ کھل جاتا ہے۔

جب قومیں اپنی اصل چھوڑ دیتی ہیں تو دشمن کے لئے راستہ آسان ہو جاتا ہے۔

آپ اب غور کریں کہ یہ پیغام ہمارے لئے کس طرح ہے۔ایک شخص تو پہلے ہی اندھیرے میں تھا شرک کرتا تھا وہ تو گڑھے میں گرے گا ہی لیکن جس کے ہاتھ میں قرآن کا نور ہو، ہاتھ میں ٹارچ ہو وہ کسی کھڈے میں گرے گا تو صرف تکلیف نہیں ہو گی غصہ بھی آئے گا کہ کیوں لاپرواہی کی اور غیر ذمّہ داری کا مظاہرہ کیا؟

آج مسلمانوں کا یہی حال ہے۔

بگاڑ کی وجہ کیا ہے؟اگلی آیت پڑھتے ہیں کہ دین غالب کی بجائے مغلوب ہوتا کیوں نظر آتا ہے۔

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۱﴾

انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنالیا ہے اور اسی طرح مسیح ابن مریم کو بھی حالانکہ ان کو ایک معبود کے سوا کسی کی بندگی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا، وہ جس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں، پاک ہے وہ ان مشرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں ﴿۳۱﴾

عیسائیوں نے عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا بنالیا۔ الوہیت میں شامل کر لیا۔ ساتھ ہی ساتھ اپنے علماء کو بھی اسی میں اس لئے شامل کر لیا۔

جب عدی بن حاتم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین پہنچا تو شام کی طرف بھاگ نکلا۔ جاہلیت میں ہی یہ نصرانی بن گیا تھا یہاں اس کی بہن اور اس کی جماعت قید ہو گئی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے بطور احسان اس کی بہن کو آزاد کر دیا اور رقم بھی دی۔ یہ سیدھی اپنے بھائی کے پاس گئیں اور انہیں اسلام کی رغبت دلائی اور سمجھایا کہ تم رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس چلے جاؤ۔

چنانچہ یہ مدینہ منورہ آ گئے تھے اپنی قوم طے کے سردار تھے ان کے باپ کی سخاوت دنیا بھر میں مشہور تھی۔ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کے پاس آئے۔ اس وقت عدی کی گردن میں چاندی کی صلیب لٹک رہی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اسی آیت «اتَّخَذُوا» کی تلاوت ہو رہی تھی۔

تو انہوں نے کہا کہ "یہود و نصاریٰ نے اپنے علماء اور درویشوں کی عبادت نہیں کی"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں سنو ان کے کئے ہوئے حرام کو حرام سمجھنے لگے اور جسے ان کے علماء اور درویش حلال بتا دیں اسے حلال سمجھنے لگے یہی ان کی عبادت تھی"۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عدی کیا تم اس سے منکر ہو کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، کیا تمہارے خیال میں اللہ تعالیٰ سے بڑا اور کوئی ہے کیا تم اس سے انکار کرتے ہو کہ معبود برحق اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں؟ کیا تمہارے نزدیک اس کے سوا اور کوئی بھی عبادت کے لائق ہے"؟

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام کی دعوت دی، انہوں نے مان لی اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا اور فرمایا: "یہود پر غضب اللہ اترا ہے اور نصرانی گمراہ ہو گئے ہیں"۔ (سنن ترمذي:3095)

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ سے بھی اس آیت کی تفسیر اسی طرح مروی ہے کہ اس سے مراد حلال و حرام کے مسائل میں علماء اور ائمہ کی محض باتوں کی تقلید ہے۔

یادرکھیں جس طرح ہر ملک کی حکومت اپنے قوانین خود بناتی ہے، اپنی ساری پالیسیاں خود بناتی ہے، اپنے نوٹ خود چھاپتی ہے اسی طرح دین اسلام میں حکومت اللہ کی ہے، قانون اُس کے ہیں۔ مرضی اللہ کی ہے، حلال اور حرام اللہ کی مرضی اور حکم کے مطابق ہو گا۔

آج بھی پوپ کو اپنی مرضی کا اختیار ہے۔ یہود نے عیسیٰؑ کو سولی پر چڑھانے کی کوشش کی۔ پوپ کے ایک حکم سے عیسائیوں نے نہ صرف اُس الزام سے یہود کو بری کر دیا بلکہ یہود و نصاریٰ دوست بن گئے۔ پوپ اپنی مرضی سے بائبل میں تبدیلی کرتا رہتا ہے۔

آج مسلمانوں میں کچھ گروپ ایسے ہیں جن کے کوئی ایسے لیڈر ہیں جو سود کو حلال کرتے ہیں، کوئی حلال کو حرام کرتے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

قرآن تو Book to Read ہے اگر ہم قرآن کو Exercise Book بنالیں؛ اس میں اپنی مرضی سے ایڈیشن کرنا شروع کر دیں تو کیا یہ اللہ کی کتاب رہے گی؟

عیسیٰؑ کی زندگی میں اُن کو اللہ کا بیٹا نہیں کہتے تھے لیکن یہ شرک بعد میں شروع ہوُا تھا۔

عربی زبان میں ولد حقیقی بیٹے کو کہتے ہیں لیکن ابن حقیقی اور مجازی بیٹے دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ عبرانیوں نے عزت کے لئے عیسیٰؑ کو ابن اللہ کہا بعد میں آنے والوں نے اس کو اللہ کا بیٹا ہی کہہ دیا۔

انہوں نے بزرگوں کی ماننی شروع کر دی اور اللہ تعالیٰ کی کتاب ایک طرف ہٹادی، اسی لیے اللہ کریم ارشاد فرماتاہے کہ انہیں حکم تو صرف یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کی عبادت نہ کریں وہی جسے حرام کر دے حرام ہے اور وہ جسے حلال فرمادے حلال ہے اسی کے فرمان شریعت ہیں، اسی کے احکام بجا لانے کے لائق ہیں اسی کی ذات عبادت کی مستحق ہے۔ وہ مشرک سے اور شرک سے پاک ہے اس

جیسا، اس کا شریک، اس کی نظیر، اس کا مددگار، اس کی ضد کا کوئی نہیں، وہ اولاد سے پاک ہے نہ اس کے سوا کوئی معبود نہ پروردگار۔

اَحْبَارَهُمْ : لفظ حبر سے ہے۔ ح ب ر۔ سیاہی۔ وہ شخص جو خوبصورتی سے بات کرے۔ علمی باتیں کرے۔

رُهْبَانَهُمْ : وہ شخص جو اللہ سے ڈرے۔ درویش۔ جو دنیا چھوڑ دے۔

آج جب کسی کو کچھ سمجھانے کی کوشش کریں تو وہ کہتے ہیں کہ وہ تو بہت بڑے عالم ہیں بھلا اُن کو نہیں پتا۔ یاد رکھیں ہمارے علم کی بنیاد نہ تو کسی داڑھی والے یا بظاہر بہت عبادات کرنے والے سے ہے۔ ہمارے علم کے لئے یہی کافی ہے کہ ہمارے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں حدیث ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں ہر طرح کے شرک سے محفوظ رکھے۔ آمین

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِـُٔواْ نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّآ أَن يُتِمَّ نُورَهُۥ وَلَوْ كَرِهَ الْكَٰفِرُونَ ﴿۳۲﴾

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کی روشنی کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں مگر اللہ اپنی روشنی کو مکمل کیے بغیر ماننے والا نہیں ہے خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو ﴿۳۲﴾

یہاں سے عیسائیوں اور یہود کے دلوں کے کینے بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ جو مسلمانوں کے خلاف پراپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں اُس کی وجہ ان کی اسلام سے دشمنی ہے۔

يُرِيدُونَ: وہ چاہتے ہیں۔ (ساری دنیا، کچھ بظاہر مسلمان کا طرزِ عمل بھی اچھا نہیں۔)

يُطْفِـُٔوا : ط ف ا۔ ختم کر دیں۔ باتیں۔ پروپیگنڈے، بدگمانیاں۔ قران کو بجھانا چاہتے ہیں۔

نُورَ اللَّهِ: اللہ کا کلام نور اللہ ہے۔

آج کے دَور میں کفار کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ قرآن ہے۔وہ مسلمان کے خلاف نہیں وہ قرآن کے دشمن ہیں۔اسلام آج بھی اپنے دلائل کے ساتھ غالب ہے۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن ۔ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اُن کے منہ کیا ہیں؟ آج کا میڈیا ہے، ٹی وی چینل، ریڈیو پروگرام۔ آج کا انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا۔

اللہ کے نبیؐ ہمیں ایک چمکتی ہوئی شمع دے کر گئے۔ہم نے اُس کی حفاظت نہیں کی۔

آج کے مسلمان کیا کریں؟

اس نور، اس روشنی، قرآن کی حفاظت کریں۔کوئی یہ چراغ لے کر بیٹھا ہو تو ہم اُس کی حفاظت کریں۔ اُس کی مدد کریں۔(چُپ کر کے نہ بیٹھیں)۔

قرآن کو سیکھیں اور دوسروں تک پہنچائیں۔ آج کے دور کا سب سے بڑا اجہاد یہی ہے۔ قران سیکھ کر اس پر عمل کریں۔ پھر اس کا پیغام دوسروں تک پہنچادیں۔اسلام آج بھی اپنے دلائل کے ساتھ سب سے روشن ترین اور بہترین مذہب ہے۔ قرآن محفوظ ترین ہدایت کا ذریعہ ہے۔اور اللہ کے نبیؐ کی تاریخ جوں کی توں ہم تک پہنچی ہے اور ہمارے لئے اُن کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

اللہ نے اس کی حفاظت کا خود ذِمّہ لیا ہے۔سورۃ الحجر آیت 9 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (9)

اللہ نے اس کتاب کو نازل کیا اور وہی اس کی حفاظت کا ذمہ لیتا ہے۔نور کی یہ صفت ہے کہ یہ خود ہی پھیل جاتا ہے۔

یاد رکھیں اگر ہم نے یہ قران کا پیغام اور دین نہ پھیلایا تو اللہ کو ہماری کوئی پرواہ نہیں ہے۔ یہ خود بخود پھیل جائے گا۔ اللہ پُر خلوص لوگوں کے زریعے اسے پھیلا دے گا۔ اللہ ہم سے بہتر لوگوں کو آگے لے آئے گا۔

پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی خبریں اور صحیح ایمان اور نفع والا علم یہ سب ہمارے لئے ہدایت ہے اور عمدہ اعمال جو دنیا آخرت میں نفع دیں یہ دین حق ہے۔ اسلام تمام مذاہب عالم پر چھا کر رہے گا۔

نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں" :میرے لیے مشرق و مغرب کی زمین لپیٹ دی گئی میری امت کا دین ان تمام جگہوں تک پہنچ گا"۔ (صحیح مسلم:2889)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں یہ دین تمام اس جگہ پر پہنچے گا جہاں پر دن رات پہنچیں کوئی کچا پکا گھر ایسا باقی نہ رہے گا جہاں اللہ عزوجل اسلام کو نہ پہنچائے۔ عزیزوں کو عزیز کرے گا اور ذلیلوں کو ذلیل کرے گا۔ اسلام کو عزت دینے والوں کو عزّت ملے گی اور کفر کو ذلّت نصیب ہو گی۔

ہمارے کرنے کا کام؛ اس دین کی، اس قران کی حفاظت کریں۔ اسے سیکھیں اور سکھائیں۔ جہاں لوگ اس کے خلاف باتیں کرتے ہیں وہاں چپ کر کے نہ بیٹھیں بلکہ لوگوں کو بتائیں کہ قران حق ہے۔

قران میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی یہی بات یہود و نصاریٰ کو پسند نہیں کیونکہ انہوں نے خود تو اپنی کتاب میں تبدیلیاں کر لی تھیں۔ اب یہ خود مان گئے ہیں کہ سُود اچھا نہیں اور کو ایجوکشن اچھی نہیں۔ سب حقائق اَب کھل کر سامنے آ رہے ہیں۔ ورنہ ڈارون نے تو انسان کو جانور ثابت کر دیا تھا۔ جانور کپڑے نہیں پہنتے تم بھی نہ پہنو، جانور شادی نہیں کرتے تم بھی نہ کرو۔

آج کے دَور کا سب سے بہترین کام یہ ہے کہ اس نور کو پھیلانے میں شامل ہو جائیں۔

اللہ نہ کرے ہم قران سے دور ہو جائیں۔بظاہر کوئی مجبوری بھی سامنے آجائے تو قران سے دُور نہ ہوں۔

میں اس کلام کی اس نور کی حفاظت کیسے کروں؟

اس دین سے سچی اور پکی محبت کریں۔ جان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ جس چیز سے محبت ہو جائے اس کو انسان کبھی کسی حالت میں نہیں چھوڑ سکتا۔ اس کی حفاظت کے لئے بے چین ہو جائیں۔

میرے لئے یہ ممکن ہی نہیں ہو گا کہ میں قرآن کو چھوڑ کر پیچھے ہو جاؤں۔ آج قران کی سورت توبہ اور کچھ سورتیں کفار کو چبھتی ہیں۔ آج مشرک اللہ کے نبیؐ پر عجیب باتیں کرتے ہیں۔ان کی شادیوں کو موضوعِ بحث بناتے ہیں۔

آج ہم گھر پر بیٹھ کر دو نفل پڑھ لیتے ہیں۔ یا استغفار کی تسبیح کر لیتے ہیں اور اپنے لئے نماز روزہ ہی کافی سمجھتے ہیں۔ لیکن دین اسلام کی فکر نہیں۔ جتنا ہی کوئی دین کے قریب ہو گا وہ اُتنا ہی زیادہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔ آج دین کی شمع مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ لیکن کچھ بظاہر نرم دل عالم بھی اس کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ منافقین اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ غیر مسلم حکومتیں اُن کو پرو موٹ کرتی ہیں۔

ہم نے اس دنیا سے تو چلے جانا ہے۔ تو کچھ کر کے جائیں۔ قبر میں جا کر سو لیں گے آج کچھ کام کر کے جائیں۔ اللہ سے رو رو کر توفیق مانگیں۔ جن ہاتھوں میں آج قران ہے، وہ ہی اُس سے پیار کرتے ہیں۔ وہی اس کی حفاظت کرینگے۔ ہم نے اپنی پوری کوشش کرنی ہے۔ اللہ اپنی مرضی سے کام کرواتا ہے۔

اپنے نوٹس میں گلوب کی ایک تصویر بنائیں۔ پھر اُس پر لکھیں اسلام، اسلام۔ یاد رکھیں ایک وقت ایسا آئے گا کہ پوری دنیا میں صرف اسلام ہو گا۔ ہم اپنا حصّہ ڈال کر جائیں۔ آج کے دَور میں خاموش نہیں رہنا۔ صرف اس کو حفظ ہی نہیں کرتے رہنا بلکہ اس کو پھیلانے میں بڑھ چڑھ کر کام کرنا ہے۔

انشاءاللہ۔